۳۰- جون ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۴۳ | جمعرات - ۱۹- محرم - ۱۴۱۵ھ ' ۳۰- احسان ۱۳۷۳ ہش ' ۳۰- جون ۱۹۹۴ء

ایسی حمد جو دل سے نہ اٹھے اور گہری سچائی نہ رکھتی ہو خدا نہیں سنتا

سچا انسان کبھی جھوٹی تعریف سے راضی نہیں ہو سکتا اور سنتا ہی نہیں۔ سن ان سنی کر دیتا ہے بلکہ نفرت کرتا ہے اور گھبراتا ہے وہ چاہتا ہے کہ جلد یہ ملاقات ختم ہو۔ پس ایسی حمد جو دل سے نہ اٹھے اور جو اپنے اندر گہری سچائی نہ رکھتی ہو وہ خدا نہیں سنتا۔ لیکن جب حمد کے نتیجہ میں اطاعت شروع ہو گئی۔ جب انسان نے قربانیاں پیش کرنی شروع کر دیں جب اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی شروع کر دیں تو حمد سننے کے لائق ہے۔ (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دعا بڑی چیز ہے! افسوس! لوگ نہیں سمجھتے کہ وہ کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہر دعا جس طرز اور حالت پر مانگی جاوے' ضرور قبول ہو جانی چاہئے۔ اس لئے جب وہ کوئی دعا مانگتے ہیں اور پھر وہ اپنے دل میں جمائی ہوئی صورت کے مطابق اس کو پورا ہوتا نہیں دیکھتے' تو مایوس اور ناامید ہو کر اللہ تعالیٰ پر بدظن ہو جاتے ہیں' حالانکہ (صاحب ایمان) کی یہ شان ہونی چاہئے کہ اگر بظاہر اسے اپنی دعا میں مراد حاصل نہ ہو' تب بھی ناامید نہ ہو۔ کیونکہ رحمت الٰہی نے اس دعا کو اس کے حق میں مفید نہیں قرار دیا۔ دیکھو بچہ اگر ایک آگ کے انگارے کو پکڑنا چاہے تو ماں دوڑ کر اس کو پکڑ لے گی۔ بلکہ اگر بچہ کی اس نادانی پر ایک تھپڑ بھی لگا دے تو کوئی تعجب نہیں۔ اسی طرح مجھے تو ایک لذت اور سرور آجاتا ہے۔ جب میں اس فلسفہ دعا پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ علیم و خبیر خدا جانتا ہے کہ کونسی دعا مفید ہے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۳۴ تا ۴۳۵)

معزز وہی ہو سکتا ہے جو رب العالمین کا فرمانبردار ہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

انسان خدا کے غضب سے بچنے کے لئے ہر وقت دعا کرتا رہے وہ دعا جس کے پڑھنے کے بغیر نماز نہیں ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ (-) ہم کو صراط مستقیم دکھا جو ان لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرا انعام ہوا۔ ان لوگوں کی راہ سے بچا جن پر تیرا غضب ہوا۔ اور جو حق سے بے جا عداوت کرنے والے ہیں۔ اور نہ ان لوگوں کی راہ جو گمراہ ہو گئے ہیں۔ (انعام یافتہ) گروہ کی شناخت کے لئے ایک آسان اور سہل راہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات۔ احکام اور عمل درآمد اور ان کی زندگی کو ان کے ثبوتوں اور آخر انجام کو دیکھو۔ پھر ان کے حالات پر نظر کرو جنہوں نے مخالفت کی۔ غرض مامور من اللہ کا گروہ ایک نمونہ ہوتا ہے اس خواہش کے پورا کرنے کے قواعد بتانے کے لئے جو ہر انسان میں بطور حجت رکھی گئی ہے کہ وہ چاہتا ہے کہ معزز ہو۔ خدا تعالیٰ کے حضور معزز وہی ہو سکتا ہے جو رب العالمین کا فرمانبردار ہو۔ یہ ایک دائمی سنت ہے۔ جس میں تخلف نہیں ہو سکتا۔ اب ہم لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ ہم غور کرکے دیکھیں کہ ہم لباس' عادات' عداوت' دوستی۔ دشمنی۔ غرض ہر رنج و راحت' ہر حرکت و سکون میں

باقی صفحہ ۷ پر

نمایاں کامیابی

○ عزیزم مرزا ناصر انعام احمد ابن مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ نے ایم ایس سی (کیمسٹری) کے امتحان منعقدہ اگست ستمبر ۱۹۹۳ء میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ اور دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازتا چلا جائے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

(برائے سال ۹۵-۱۹۹۴ء)

○ کالج آف کمیونٹی میڈیسن محکمہ صحت حکومت پنجاب' ۶- عبدالرحمان چغتائی روڈ (برڈووڈ روڈ) لاہور نے مندرجہ ذیل کورسز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے :-

۱- سینٹری انسپکٹر- ایک سالہ کورس- اہلیت میٹرک سائنس- فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰ % نمبر ہوں۔

۲- لیبارٹری ٹیکنیشن- ڈیڑھ سالہ کورس- اہلیت میٹرک سائنس- فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰ % نمبر ہوں۔

۳- ڈینٹل ہائی جی نیٹ- دو سالہ کورس اہلیت میٹرک سائنس- فزکس کیمسٹری بیالوجی میں کم از کم ۵۰ % نمبر ہوں۔

۴- ڈائی ٹیشن- ایک سالہ کورس- ایف ایس سی (پری میڈیکل)

درخواستیں وصول کرنے کی آخری تاریخ ۴- اگست ۱۹۹۴ء مقرر ہے- مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲۷-۶-۹۴ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۱۹-۶-۹۴ کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملیں۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عشاء بیت المہدی گولبازار میں مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا

باقی صفحہ ۸ پر

ایسا انسان جو اللہ سے محبت کرنے لگے وہ اسکی مخلوق سے لازماً محبت کرتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۳۰ - احسان ۱۳۷۳ ہش ۳۰ - جون ۱۹۹۴ء

مال کی قربانی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) فرماتے ہیں:-

"دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا (حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے)۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے۔ دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔ دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت (حقیقی نیکی کو ہرگز نہیں پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے) میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔"

ویسے تو انسان اپنی ہر چیز سے محبت کرتا ہے۔ لیکن کچھ چیزیں اسے بغیر محنت اور کوشش کے ملی ہوتی ہیں اور کچھ محنت اور کوشش کے ساتھ۔ جو چیزیں بغیر محنت اور کوشش کے مل جاتی ہیں ان سے الگ ہونا آسان ہوتا ہے ان کی قربانی دینے میں بہت کم تردد ہوتا ہے لیکن جو چیزیں محنت اور کوشش سے حاصل کی جاتی ہیں انہیں قربان کرنا خاصا مشکل ہوتا ہے۔

جو چیزیں محنت اور کوشش سے حاصل کی جاتی ہیں ان میں سے ایک اس کا مال ہے۔ وہ تگ و دو کرتا ہے تو مال ملتا ہے۔ سوائے اس مال کے جو اسے ورثے میں مل گیا ہو (اور جسے خرچ کرنے میں وہ دریغ بھی نہیں کرتا) اس لئے اگر کوئی شخص غیر ضروری طور پر مال خرچ کرے تو کہتے ہیں معلوم ہوتا ہے اپنا کمایا ہوا نہیں ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اگر خود کمانے کے لئے محنت کی ہوتی اور کوشش صرف کرنی پڑتی تو اس طرح بے دریغ خرچ نہ کیا جاتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے درج بالا ارشاد میں یہ تلقین کی گئی ہے کہ اصل قربانی وہی ہے جو اپنی کمائی ہوئی اشیاء جن سے وہ محبت کرتا ہے میں سے خرچ کر کے کی جائے۔ اسی بات کی انسانیت کو ضرورت ہے یہی ایثار ہے اور ایثار معاشرہ کو آپس میں جوڑنے اور مضبوط کرنے کے کام آتا ہے۔ اس لئے کمائیں اور خوب کمائیں۔ اور مال قربان کریں اور خوب قربان کریں۔

تنکا بھی چشمِ غیر میں رہتا نہیں نہاں
شہتیر اپنی آنکھ کا آتا نہیں نظر
اوروں کی بات بات میں کیڑے نکال کر
بنتا ہے اپنی ذات میں ہر شخص معتبر

ابو الاقبال

○

میں آئینہ بھی جو دیکھوں تو تُو نظر آئے
چل اسی بہانے ہی تو روبرو نظر آئے

مرا جنونِ نظر انتہا کو پہنچا ہے
کہ میری آنکھ کو اب گفتگو نظر آئے

وفور شوق مجھے اس مقام تک لے چل
کہ بول اٹھے جنوں جستجو نظر آئے

ہر اس حصار کا اب نام رکھ دیا خلوت
جہاں پہ میں بھی نہیں صرف تُو نظر آئے

کوئی تو آنکھ ہو دنیا میں اے خدا کہ جسے
ہماری روح سے رستا لہو نظر آئے

عجیب بات ہے، اس کائنات میں دل کی
جدھر بھی جائیں، تری آرزو نظر آئے

آصف محمود باسط

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلان

امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہئیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حضرت امام جماعت احمدیہ نے فرمایا:- میر محمد اسحٰق صاحب خدمات سلسلہ کے لحاظ سے غیر معمولی وجود تھے۔ درحقیقت میرے بعد علمی لحاظ سے جماعت کا نگرانی کو رہتا تھا۔ وہ رات دن قرآن و حدیث پڑھانے میں لگے رہتے تھے۔ زندگی کے اس آخری دور میں وہ کئی بار موت کے مونہہ سے بچے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ پر وہ اس طرح اندھا دھند کام کرتے تھے۔ کہ کئی باران پر نمونیہ نے حملہ کیا۔ میر صاحب کی وفات سلسلہ کا نقصان اور اتنا بڑا نقصان ہے۔ کہ بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ اس نقصان کا پورا کرنا آسان نہیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب (وفات یافتہ) اس طرز کے تھے۔ ان کے بعد حافظ روشن علی صاحب اور تیسرے میر محمد اسحٰق صاحب اس رنگ میں رنگین تھے۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے محامد کا ذکر

۲۰۔ مارچ کو بیت اقصیٰ میں زیر صدارت جناب چوہدری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کے محامد و محاسن بیان کرنے کے لئے جو جلسہ منعقد کیا گیا اس میں بعض بزرگوں نے حضرت میر صاحب کی زندگی کے بعض نہائت سبق آموز واقعات بیان کئے جنہیں خلاصتہ" درج کیا جاتا ہے۔

جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے

آپ نے فرمایا میر صاحب کی وفات قابل رشک ہے۔ میرے وہ بچپن کے ساتھی تھے۔ قریبا پچیس سال ہمیں مل کر کام کرنے کا موقعہ ملا۔ اور کسی شخص کے محاسن جتنے اس کے رفقا پر ظاہر ہو سکتے ہیں۔ وہ دوسروں پر نہیں ہو سکتے میر صاحب نہائت زکی فہیم اور صائب الرائے انسان تھے مجھے ان پر اتنا اعتماد تھا۔ کہ جس مجلس میں وہ موجود ہوتے۔ میں اس میں بے فکر رہتا تھا۔ کیونکہ میں سمجھتا تھا کہ آج ہم جو فیصلہ کریں گے وہ درست ہو گا۔ جس شام کو آپ بیمار ہوئے۔ اس روز ساڑھے پانچ بجے تک میرے ساتھ رہے۔ اور جلسہ لدھیانہ کے انتظامات کا ذکر رہا آخری بات جو آپ نے مجھ سے کی یہ تھی کہ ہماری نمازوں کے محفوظ ہونے کا انتظام ہونا ضروری ہے۔ اگر ریزرو گاڑی کا انتظام ہو جائے۔ تو نماز میں نقص نہیں ہو سکتا۔ آپ کبھی گھبراتے نہ تھے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ساتھیوں سے لڑ پڑتے ہیں اور چڑچڑا پن دکھاتے ہیں۔ مگر آپ ہمیشہ مسکراتے رہتے تھے اب بھی ان کا چہرہ مسکراتا ہوا ہی میری آنکھوں کے آگے پھر رہا ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

آپ نے فرمایا کہ حضرت میر صاحب کو میں بچپن سے جانتا ہوں۔ آپ نہائت ذہین اور عقل مند انسان تھے۔ آپ کی تعلیم و تربیت (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے خاندان میں ہوئی تھی۔ اور ان میں اور (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کے بیٹوں میں کوئی فرق نہ کر سکتا تھا۔ حضرت نانا جان نے جو نیک کام جاری کئے تھے۔ میر صاحب نے بھی ان کو جاری رکھا۔ ناظر ضیافت کے فرائض آپ ایسی عمدگی سے ادا کرتے رہے کہ ہم لوگ ہمیشہ اس پر حیران ہوا کرتے تھے۔ کہ وہ اتنا کام کس طرح کرتے ہیں اور اس کے صلہ میں آپ نے کبھی کوئی الاؤنس نہیں لیا۔ بارہا یہ سوال مجلس میں پیش ہوا کہ ان کے ذمہ کام بہت ہے۔ نظارت ضیافت کا کچھ الاؤنس ان کو دیا جائے۔ مگر انہوں نے ہمیشہ انکار کیا بہت بردبار اور متحمل انسان تھے۔ میں نے کبھی ان کو ناراض ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ ہمیشہ اپنی رائے پر قائم رہتے تھے۔ مگر اختلاف رائے پر ناراض نہ ہوتے تھے مجلس میں ہمیں ان پر اتنا اعتماد تھا کہ میں تو کئی بار کہا کرتا تھا کہ میر صاحب آپ لکھتے جائیں ہم دستخط کر دیں گے۔ ان کے سپرد کئی کام تھے۔ ہیڈ ماسٹری اور نظارت ضیافت کے علاوہ قاضی بھی تھے۔ دارالشیوخ کے مہتمم تھے۔ انجمن کے ممبر تھے۔ پھر درس دیتے تھے۔ اور اس طرح ان کے دماغ پر اتنا بوجھ تھا کہ جسے ان کا جسم برداشت نہ کر سکا۔ غرباء کو ان سے بہت امداد ملتی تھی ایک احمدی دوست فوت ہوئے تو ان کی جائیداد بھی تھی اور لڑکے بھی تھے مگر ان کے ذمے وصیت کی رقم بقایا تھی۔ جو ان کے لڑکے دینا نہ چاہتے تھے اور اس طرح وہ مقبرہ بہشتی میں دفن نہ ہو سکتے تھے۔ میر صاحب نے ان کی وصیت کا بقایا اپنے ذمہ لے لیا اور اس طرح وہ بہشتی مقبرہ میں دفن ہو گئے۔

جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے

ملک صاحب نے کہا کہ افسوس میر صاحب جو ہماری مجالس کی رونق اور کرسی صدارت کی زینت بنا کرتے تھے جن کی تقریر سننے کے لئے لوگ اس طرح کھنچے چلے آتے تھے۔ جس طرح مقناطیس کی طرف لوہا کھنچا آتا ہے ہم سے جدا ہو گئے۔ آپ بڑی عظمت کے مالک تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ماموں ہماری ماں نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے بھائی اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے برادر نسبتی ہونے کے علاوہ حضرت بانی سلسلہ کے رضاعی بیٹے بھی تھے۔ کیونکہ آپ نے حضرت اماں جان کا دودھ پیا تھا۔ آپ بہت بڑے خطیب اور مقرر تھے۔ عرصہ ہوا میں نے ایک رسالہ میں ان لیکچراروں کی فہرست پڑھی۔ جن کی تقریر کو شارٹ ہینڈ میں لکھنا ممکن نہیں ان میں اول مولوی محمد علی صاحب اور دوسرے نمبر پر میر صاحب کا نام تھا۔ میں نے خود حضرت امام جماعت احمدیہ الاول سے سنا کہ کوئی قابل سے قابل آدمی بھی اگر قرآن کریم پر اعتراض کرے تو میں اسے دو منٹ میں خاموش کرا سکتا ہوں۔ مگر میر محمد اسحٰق صاحب جب مجلس میں بیٹھے ہوں تو میں بہت احتیاط سے بات کرتا ہوں آپ بعض ایسی خوبیاں رکھتے ہیں جو ایک دوسری کی ضد ہیں۔ مثلاً عام طور پر فلسفی اور منطقی قوت عملی بہت کم رکھتے ہیں۔ مگر آپ میں یہ دونوں صفات تھیں آپ غریبوں کے بے حد ہمدرد تھے۔ ایک روز آپ احمدیہ چوک میں کھڑے تھے کہ دارالشیوخ کے بچے نماز کے لئے گذرے آپ نے مولوی محمد علی صاحب اجمیری سے فرمایا کہ مولوی صاحب یہ میرا باغ ہے ان کی خدمت سے زیادہ میرے لئے خوشکن کام کوئی اور نہیں دارالشیوخ میں بعض بچے اندھے ہیں۔ ایک کی آنکھیں اور ناک بھی خراب ہے۔ آپ لاہور کے جلسہ پر گئے تو وہاں وقت نکال کر ایک ڈاکٹر سے ملے۔ اور اس سے پوچھا کہ اس طرح ایک بچہ ہے کیا اس کی آنکھیں اور ناک درست کیا جا سکتا ہے اور یہ معلوم کر کے بہت خوش ہوئے کہ ایسا ہو سکتا ہے۔

جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ

جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ مجھے قریباً ۲۲ سال آپ کے ساتھ کام کرنے کا موقعہ ملا آپ کی قوت گویائی زبردست تھی۔ جب بات کرتے تو معقولات نہ صرف مجسم صورت میں ہماری آنکھوں کے سامنے آ جاتے بلکہ جذبات بھی آپ کی آنکھوں سے آبِ رواں بن کر بہہ پڑتے اور دوسرے دلوں میں وہی اثر پیدا کر دیتا جو آپ کے دل میں ہوتا۔

انجمن میں جب بھی کوئی مشکل سوال در پیش ہوتا تو آپ فوراً اسے نہائت احسن صورت میں حل کر دیتے جلسہ ہوشیار پور کے بعد میں نے اکثر آپ کو اداس دیکھا وجہ دریافت کی تو فرمایا میں تھکا ہوا سا ہوں۔ میں نے کہا آپ آرام کریں۔ ایسا نہ ہو کہ صحت زیادہ خراب ہو جائے تو جواب دیا کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔ چند روزہ زندگی ہے۔ جو بھی خدمت ہو سکے غنیمت ہے۔ معلوم نہیں کس خدمت سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جس روز بیمار ہوتے ہیں۔ اس روز بھی مجلس میں شریک ہوئے اور معاملات کے طے کرنے میں پوری دلچسپی لی۔ میرے پاس مکان پر گیارہ بجے کے قریب مبارک باد کہنے کے لئے تشریف لائے اور یہ دیکھ کر کہ آپ بیمار ہیں۔ بخار اور سر درد کی شکایت ہے میں نے دو تین دفعہ کہا کہ آپ آرام کریں۔ بلکہ چاہا کہ میں رخصت لے لوں۔ اور اس بہانہ سے انہیں گھر پر روک رکھوں تا انہیں آرام کا موقعہ ملے۔ مگر نہیں مانے اور فرمایا۔ کام سے طبیعت بہلتی ہے مدرسہ میں امتحانات ہیں کچھ مہمان خانہ کا بھی کام ہے وہیں کچھ آرام کر لوں گا۔ آپ نے میرا مشورہ مانا نہیں۔ میرا خیال تھا کہ آپ صدر انجمن کے اجلاس میں بوجہ بیمار ہونے کے تشریف نہیں لا سکیں گے مگر جب مجلس معتمدین کے اجلاس میں گیا تو دیکھا کہ میر صاحب موصوف وہاں پہلے سے موجود ہیں۔ وہ مجلس میں محفل کی رونق تھے۔ جو آج بے رونق ہے ان کے بچپن کا زمانہ بھی مجھے یاد ہے۔ جب وہ پتلے دبلے سے تھے۔ اور نچلا بیٹھنا نہیں جانتے تھے پھر وہ وقت بھی دیکھا۔ کہ جب امام اول سے تعلیم حاصل کرتے تھے امام اول کو میں نے یہ فرماتے سنا میر صاحب جب آتے ہیں تو میں محتاط ہو جاتا ہوں۔ یعنی سلسلہ اعتراضات جب ان کی طرف سے شروع ہو جاتا تو آپ کو مسکت جواب دینے میں مشکل سی محسوس ہوتی۔ وزنی اور معقول اعتراض ہوتے۔ قوت منطقی ان کی غیر معمولی تھی یہی شان ان کی مجلس میں ہمارے ساتھ رہی۔

ہم یہاں تعزیت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ مگر ہماری تعزیت جیسا کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے فرمایا ہے اسی طرح ہو سکتی ہے کہ میر صاحب جیسا اسحٰق ہم میں پیدا ہو۔ ہمارا خدا ہر بات پر قادر ہے اس لئے اس سے نعم البدل مانگیں۔ اس کے بغیر ہماری تعزیت نامکمل ہوگی صدر انجمن کو ان کی وفات سے سخت نقصان پہنچا ہے۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد

جناب درد صاحب نے فرمایا کہ مجھے کئی حیثیتوں میں آپ کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ مجلس میں کئی بار اختلاف رائے ہوا۔ مگر میں نے آپ کے دل پر کبھی اس کا اثر محسوس نہیں کیا۔ پھر ایک زمانہ میں میں ناظر تعلیم و تربیت تھا۔ اور آپ ہیڈ ماسٹر تھے اور اس کے باوجود مجلس کے ممبر بھی تھے۔ میں نے ہمیشہ دیکھا کہ دیگر معاملات میں تو آپ میری رائے کے ساتھ بعض اوقات اختلاف کر لیتے مگر محکمانہ سوال ہو تو ناظر کی رائے سے ہرگز اختلاف نہ

باقی صفحہ ۵ پر

ترکی کے متعلق وضاحت

فرنٹیئر پوسٹ میں کسی صاحب کا ترکی کے متعلق ایک مضمون شائع ہوا تھا اس کے جواب میں ترکی ایمبیسی کے ایک سفارت کار نے مندرجہ ذیل جواب فرنٹیئر پوسٹ میں شائع کروایا۔ (ادارہ)

Turkish response

When I started reading the introductory lines of the article written by Dr Abdullah Shinwari, "Turkey's pro-West tilt" (FP: 1.5.1994), I thought that Dr Shinwari deserved a detailed article in response so that he could be informed about some facts about the Republic of Turkey. However, when I finished his article, it was more than evident that the author was among those who pass an opinion before acquiring knowledge. Hence, he does not merit an answer. But I know that so many of Ataturk's admirers in Pakistan would feel offended if I were not to respond. The following lines are written with that thought in mind and provide only factual corrections to the author's allegations.

The Ottoman Empire, about which the author writes so favourable, was not ruled by "amirs". The Ottoman rulers were called sultans or padishahs.

The Ottoman Empire was doomed to collapse, as do all empires. The factors that accelerated this fall can be found in history books. I am not a historian but know about history. It was Mustafa Kemal who saved the Turkish nation from total annihilation and the country from being totally dismembered by the victors of the first World War and their collaborators.

Mustafa Kemal did not call himself Ataturk it was the parliament, the sole legitimate representative of the people, that bestowed upon him the name Ataturk – Father of the Turks.

After the proclamation of the republic, in 1923, the laws that were enacted did not curb religious freedom at all. Freedom of everything necessary in a civilised society including freedom of faith, has been put under the protection of law, that is to say, of the state. By the time of enactment of these laws, the Geneva Convention that the author is referring to had not been adopted.

Under Ataturk, from the ashes of the decadent Ottoman Empire, a modern state has emerged where people are not discriminated against on the basis of their faith, sex, colour or ethnic origin. Women are enjoying equal rights with men. Discrimination against women is tantamount to discriminating half of the nation. Why should we deprive ourselves of this valuable asset? All human beings are created equal and as such are entiled to enjoy equal rights.

In the article the author also alleges that the constitution was banning certain religious activities. I highly recommend him to read the Turkish constitution.

The reforms that were adopted in the early years of the republic turned Turks from a backward looking people to a forward looking nation. In this regard, adoption of the Latin alphabet played a prominent role. The first census conducted in the Turkish Republic in the 20's revealed that the literacy rate was around 13 per cent. Thanks to the adoption of the Latin alphabet and the education campaign that was personally put to stage by Ataturk, the literacy rate today of the nation of 60 million people is about 90 per cent. On the other hand, the Arabic alphabet did not enable the Turks to write and pronounce their tongue properly.

The author speaks about NATO as an aggressive pact. It is not an aggressive pact but a defensive alliance which, notwithstanding the human tragedy in Bosnia, played an important role in the positive development that we have been witnessing on the European continent. Turkey's membership in European bodies is not confined to NATO. We are a member of various other European organisations also and eventually will join the European Union. Turks, who contributed to European development during the last six centuries, cannot be excluded from the European Union if that institution is to shape the future of the European continent.

The author also indulges in Turkish domestic politics. That part his article is also full of factual mistakes; he is even ignorant of the correct name of the politician and his party.

During the war of independence, Ankara was the headquarters of Turkey. The first Turkish Grand National Assembly (TGNA) conducted the war of independence from Ankara since Istanbul was occupied by the foreign troops. After the victory, the TGNA declared Ankara as the new capital of Turkey, on October 13, 1923. This choice is based on strategic considerations.

It is a well known fact that the cultural heritage of the Ottoman Empire, first and foremost mosques and other religious and historical structures, in Istanbul and elsewhere in Turkey, are properly restored and protected by the government of Turkey. Millions of visitors from countries all over the world visit these monuments.

As a concrete example of Turkey's solidarity with the Muslims, I would like to point out that Turkey plays an active role in all international fora for defending the right of Bosnian Muslims. The government of Turkey has extended humanitarian assistance to the Bosnians. Turkish troops will soon be deployed to assume their mission under the United Nations Protection Force in Bosnia. The active role played by Turkey is largely recognised by the international community and appreciated by the Bosnian government. That policy will continue. Turkey's positive role in Azerbaijan and Central Asian Republics is also praiseworthy. These republics appreciated Turkey's active support to their efforts for establishing modern states.

Following the proclamation of the Republic of Turkey, a series of reforms have been adopted in social, judicial, educational and other areas. All the reforms were carried out with great vigour and enthusiasm by the Turkish people. Secularism, which constitutes one of the main pillars of the Turkish Republic, ensures full freedom for the practice of religion by all.

In conclusion, I should like to emphasise that the dominant majority of the Turkish nation is totally committed to the ideals and principles of Mustafa Kemal Ataturk. It is this majority that will continue to transform the country and the nation into a modern state, based on the rule of law, equality for all and secularism.

CANDAN AZER,
Embassy of Turkey.

THE FRONTIER POST

Sunday June 19, 1994

دی فرنٹیئر پوسٹ کے ۱۹؍جون ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں ایڈیٹر کے نام خطوط کے کالم میں چھپنے والے ترکی کے سفارت خانہ سے تعلق رکھنے والے کندان آذر کہتے ہیں:۔

جب میں نے فرنٹیئر پوسٹ کے یکم جون ۱۹۹۴ء کے شمارہ میں شائع ہونے والے ڈاکٹر عبداللہ شنواری کے مضمون، جس کا عنوان "ترکی کا مغرب کی طرف جھکاؤ" تھا، کی شروع کی سطریں پڑھیں تو میرا خیال ہوا کہ اس مضمون کے جواب میں ایک مفصل مضمون لکھا جانا چاہئے تاکہ ڈاکٹر صاحب کو ریپبلک آف ترکی کے متعلق بعض حقائق سے آگاہ کیا جا سکے۔ لیکن جب میں اس مضمون کو پڑھ چکا تو مجھ پر یہ واضح ہو گیا کہ صاحب مضمون ان لوگوں میں ہیں جو کسی معاملے کے متعلق علم حاصل کرنے سے پہلے ہی فیصلہ صادر کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا مضمون مفصل جواب کا مستحق نہیں۔ لیکن مجھے یہ بھی علم ہے کہ پاکستان میں رہنے والے اتاترک کے بے شمار مداحین اس بات پر ناراض ہوں گے کہ اس مضمون کا جواب کیوں نہیں دیا گیا۔ اسی خیال کے تحت میں نے چند سطور لکھی ہیں اور ان میں صاحب مضمون کے لگائے گئے الزامات کی صرف واقعاتی تصحیح کی گئی ہے عثمانی سلطنت، جس کے متعلق صاحب مضمون کے دل میں بہت اچھے خیالات ہیں، میں حکومت کرنے والوں کو امیر نہیں بلکہ سلطان یا بادشاہ کہا جاتا تھا۔

عثمانی سلطنت کے مقدر میں ہی تباہ و برباد ہونا لکھا تھا۔ بالکل ویسے ہی جیسے تمام سلطنتوں کا یہی مقدر ہوتا ہے۔ وہ امور جنہوں نے اس تباہی کے عمل کو تیزی بخشی وہ تاریخ کی کتب میں دیکھے جاسکتے ہیں۔ میں اگرچہ تاریخ دان تو نہیں ہوں لیکن تاریخ کے متعلق جانتا ہوں۔ یہ کمال اتاترک ہی کی ذات تھی جس نے ترک قوم کو مکمل تباہی سے بچایا۔ اور ملک کو بھی بچایا جسے جنگ عظیم اول کے فاتحین اور ان کے اتحادی ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

مصطفیٰ کمال نے خود اپنے آپ کو اتاترک نہیں کہا تھا۔ بلکہ یہ خطاب ان کو پارلیمنٹ نے دیا تھا جو کہ عوام کی واحد جائز اور قانونی نمائندہ تھی۔ اور اسی پارلیمنٹ نے ان کو اتاترک کا نام دیا تھا جس کا مطلب ہے ترکی عوام کا باپ۔

۱۹۲۳ء میں ریپبلک کے اعلان کئے جانے کے بعد جو قوانین لاگو کئے گئے ان میں مذہبی آزادی پر کسی طرح بھی قدغن نہیں لگائی گئی تھی۔ عقیدے کی آزادی کے علاوہ ہر قسم کی آزادی جس کی کسی آزاد معاشرے میں ضرورت ہو سکتی ہے کو قانونی ضمانت دی گئی ہے۔ یعنی حکومتی ضمانت۔ یہ قوانین جس وقت نافذ کئے گئے تھے اس وقت جنیوا کنونشن جس کا ذکر صاحب مضمون نے کیا ہے ابھی اس کو منظور بھی نہیں کیا گیا تھا۔

زوال پذیر عثمانی سلطنت کی راکھ سے اتاترک کے ذریعہ ایک جدید ریاست ابھری ہے جس میں کسی سے مذہب، صنف، رنگ اور نسل کی بنیاد پر کسی قسم کا امتیازی سلوک روا نہیں رکھا جاتا۔ عورتوں سے امتیازی سلوک کرنے کا مطلب ہے کہ نصف قوم کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھا جائے آخر ہم اپنے آپ کو اس قیمتی اثاثہ سے کیوں محروم رکھیں۔ تمام انسان برابر پیدا کئے گئے ہیں۔ اور اسی بنیاد پر ان کا حق ہے کہ ان کو بلا امتیاز برابر کے حقوق دئے جائیں اپنے مضمون میں مصنف نے یہ بھی الزام لگایا ہے کہ ترکی کے دستور میں بعض مذہبی سرگرمیوں پر قدغن لگا دی گئی ہے۔ میں ان سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ ترکی کے دستور کو غور سے پڑھیں۔

اصلاحات جو ریپبلک کے ابتدائی سالوں میں نافذ کی گئی تھیں ان کی وجہ سے ترک ایک پسماندہ قوم سے ایک ترقی پذیر قوم میں تبدیل ہو گئے۔ اس سلسلے میں لاطینی رسم الخط نے ایک بہت نمایاں کردار ادا کیا۔ ترکش ریپبلک میں ۱۹۲۰ء میں جو مردم شماری کروائی گئی اس سے پتہ چلا کہ اس وقت ترکی میں شرح خواندگی تقریباً تیرہ فیصد تھی۔ اس رسم الخط کو رائج کرنے کی وجہ سے اور اس خواندگی کی مہم کے نتیجہ میں جس میں اتاترک نے خود انتہائی دلچسپی لی آج ۶ کروڑ آبادی والے ملک

ترکی میں شرح خواندگی ۹۰ فیصد تک پہنچ چکی ہے ..... دوسری طرف یہ بھی دیکھئے کہ عربی رسم الخط کی وجہ سے ترک لوگ اپنی زبان کو صحیح طور پر نہ لکھ سکتے تھے اور نہ ہی اس کو صحیح طور پر ادا کرسکتے تھے۔

مصنف نے ناٹو (Nato) کو بطور ایک جارحانہ معاہدہ کے پیش کیا ہے حالانکہ ناٹو ایک جارحانہ معاہدہ نہیں ہے بلکہ ایک دفاعی اتحاد ہے جس نے سوائے بوسنیا کے المیہ کے ' یورپ کے براعظم پر جو ترقی ہم نے دیکھی ہے اس میں ایک مثبت کردار ادا کیا ہے۔ ترکی یورپ کی سوسائیٹیوں میں شراکت صرف ناٹو تک محدود نہیں ہے۔ ہم اس کے علاوہ یورپ کے کئی دیگر اداروں کے بھی ممبر ہیں۔ اور آخر کار ترکی یورپ کے اتحاد میں شامل ہو جائے گا۔ ترکوں نے پچھلی چھ صدیوں میں یورپ کی ترقی میں مثبت کردار ادا کیا ہے ان کو اب یورپ کے اتحاد سے باہر نہیں رکھا جاسکتا اور اگر اس ادارہ نے یورپ کے براعظم کے مستقبل کا ضامن ہونا ہے تو ترکی کو اس میں شامل کرنا ہوگا۔

مصنف ترکی کی ملکی سیاست میں بھی دخل اندازی کرتا ہے۔ اس کے مضمون کا یہ حصہ بھی حقائق کی غلطیوں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ تو ایک سیاست دان اور اس کی پارٹی کے صحیح نام سے بھی لاعلم ہے۔

جنگ آزادی کے دوران انقرہ ترکی کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ پہلی ترکش گرینڈ نیشنل اسمبلی (Tgna) نے جنگ آزادی انقرہ سے ہی لڑی تھی کیونکہ استنبول پر اس وقت غیر ملکی فوجیں قابض تھیں۔ فتح کے بعد ٹی۔ جی این۔ اے نے ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء کو ترکی کا دارالحکومت ہونے کا اعلان کیا۔ یہ چناؤ بعض فوجی حکمت عملیوں کی وجہ سے کیا گیا تھا۔

اس بات کو ہر کوئی اچھی طرح جانتا ہے کہ عثمانی سلطنت کے کلچرل اثاثے جو کہ سب سے زیادہ مساجد اور دیگر مذہبی اور تاریخی عمارات پر مشتمل ہیں جو کہ استنبول میں اور بعض دیگر شہروں میں واقع ہیں۔ ان کی بہت اچھی طرح سے نگہداشت اور حفاظت ترکی کی حکومت کر رہی ہے۔ دنیا کے تمام ممالک سے تعلق رکھنے والے لکھو کھا زائرین ان یادگاروں کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ مسلمانوں کے ساتھ بھائی چارے کی ایک واضح مثالوں کا ذکر کرتے ہوئے میں بتانا چاہتا ہوں کہ ترکی نے بین الاقوامی اداروں میں بوسنین مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے انتہائی جاندار کردار ادا کیا ہے۔ ترکی کی حکومت نے بوسنیا کے لوگوں کے لئے انسانی بنیاد پر امداد فراہم کی ہے۔ بوسنیا میں اقوام متحدہ کی طرف سے قائم کی گئی حفاظتی فوج میں حصہ لینے کے لئے ترکی کی فوج جلد بھیج دی جائے گی۔

ترکی کے اس کردار کی نہ صرف بوسنین گورنمنٹ بلکہ بین الاقوامی طور پر بھی تعریف کی گئی ہے۔ اور یہ پالیسی آگے کو بھی جاری رکھی جائے گی۔ ترکی کا آذربائی جان اور دیگر سنٹرل ایشیا کی حکومتوں میں مثبت کردار بھی قابل تعریف ہے۔ ان تمام حکومتوں نے اپنے اپنے ملک میں جدید حکومتیں قائم کرنے کی کوشش میں ترکی کی جاندار مدد کے لئے ترکی کی تعریف کی ہے۔

ریپبلک آف ترکی کے قائم کرنے کے اعلان کے بعد تعلیمی' عدالتی' سوشل اور کئی دوسرے سیکڑوں میں اصلاحات کا ایک تسلسل جاری کیا گیا ہے۔ ترکی کے لوگوں نے ان اصلاحات میں ان تمام اصلاحات کو لاگو کرنے میں بہت جوش و خروش سے حصہ لیا ہے۔ سیکولر ازم جو کہ ترکش ریپبلک کا ایک بنیادی ستون ہے اس سے تمام لوگوں کو مذہب پر عمل کرنے کی مکمل آزادی کی ضمانت حاصل ہوگئی ہے۔

آخر کار میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ ترکی کے لوگوں کی ایک بھاری اکثریت کمال اتاترک کے اصولوں اور نصب العین پر مکمل یقین رکھتی ہے۔ یہی وہ اکثریت ہے جو ملک و قوم کو ایک جدید ریاست میں تبدیل کرنے کا کام جاری رکھے گی جس کی بنیاد قانون کی حکمرانی' تمام لوگوں کے لئے برابری' اور سیکولر ازم پر رکھی گئی ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

کرتے۔ تقویٰ اللہ اور نظام کی شدید پابندی کے جذبہ کے بغیر ایسا ممکن نہیں اور یہ مثال ہمارے لئے قابل تقلید ہے۔ اختلاف رائے کے موقعہ پر بھی جو فیصلہ ہو جاتا۔ آپ دیانت داری سے اس کی پابندی کرتے۔ آپ ناظر ضیافت تھے انجمن کی طرف سے تقاضہ ہوتا تھا۔ کہ خرچ کم کیا جائے۔ آپ نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک کمیٹی مقرر کردی جائے۔ چنانچہ ایک کمیٹی مقرر ہوئی جس کا میں بھی ممبر تھا۔ کمیٹی نے جانچ پڑتال کی اور بعض لوگوں کے متعلق کہا کہ یہ نہ غربا میں داخل ہیں اور نہ مہمان ہیں یہ لنگر خانہ سے کیوں کھانا کھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا آپ لوگ جو فیصلہ کریں گے اس کی میں تعمیل کروں گا مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ میں اپنے آپ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لنگر خانہ سے کسی کا کھانا بند کر دوں۔

جناب مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری

حضرت سیدہ ام طاہر احمد کے دفن کے موقعہ پر بہشتی مقبرہ میں ہی حضرت میر صاحب نے مجھے فرمایا کہ آج رات کے جلسہ میں سیدہ ام طاہر احمد کی وفات کے متعلق بھی تقریر کریں۔ اور جماعت کے جذبات کا اظہار کریں چنانچہ ۶۔ مارچ کی شب کو حضرت میر صاحب کی صدارت میں یہ تقریر ہوئی۔ مگر کسے معلوم تھا کہ یہ مبارک انسان بھی بہت جلد ہم سے جدا ہونے والا ہے۔ اور ہم دو ہفتے کے اندر اندر اس کی وفات پر افسردہ ہوں گے۔ آج کا یہ جلسہ کوئی رسم اور بدعت نہیں اور نہ ہمارا حق ہے کہ شریعت میں کوئی اضافہ کرسکیں۔ عمد اور ارادہ سے ایک رسم قائم کرنا علیحدہ امر ہے۔ اور ایک بزرگ کے بعض محاسن کا جذبات کے طبعی اثر کے ماتحت اس لئے ذکر کرنا کہ لوگ ان محاسن کی اتباع کریں بالکل علیحدہ بات ہے۔ ہم اس سے پناہ مانگتے ہیں کہ ہمارے ذریعہ سے کوئی بدعت قائم ہو۔ حضرت میر محمد اسحاق صاحب میرے استاد ہیں۔ ان کی شفقت و مہربانی سے تمام شاگرد واقف ہیں ان کے احسانات بھلائے نہیں جاسکتے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص نیک علم سکھائے۔ تو جب تک لوگ اس پر عمل پیرا ہیں اس سکھانے والے کو اجر ملتا ہے۔ اس لحاظ سے حضرت میر صاحب کا صدقہ جاریہ ہے علاوہ مفوضہ تعلیمی شغل حضرت میر صاحب بیت اقصیٰ میں بخاری شریف کا درس دیتے تھے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس محبت اور والہانہ عقیدت سے ذکر فرماتے کہ قلوب میں رقت پیدا ہو جاتی اور اس مجلس میں سننے والے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی محبت سے سرشار ہو کر جاتے۔ حضرت میر صاحب کی زندگی کے متعلق بہت کچھ کہا اور لکھا جاسکتا ہے میرے نزدیک ان کی زندگی کو دو لفظوں میں یوں ادا کیا جاسکتا ہے کہ وہ باطل وغلط عقائد کے خلاف ننگی تلوار تھے۔ اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ذکر کے موقعہ پر بہت گریہ کرنے والے انسان تھے۔ اس ذیل میں بیسیوں واقعات اور مثالیں ذکر کی جاسکتی ہیں حضرت میر صاحب کا نام زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ مگر علمی خدمات کے علاوہ حضرت میر صاحب کی ایک امتیازی خوبی مسکین پروری بھی تھی۔ اس لئے میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ ہم سب جو حضرت میر صاحب کے علمی احسانات کے زیر بار ہیں۔ جماعت کے مساکین و یتامیٰ کے لئے دارالشیوخ کے نام سے ایک مناسب حال عمارت حضرت میر صاحب کے صدقہ جاریہ کے طور پر تعمیر کریں۔ اس وقت بھی ہم دعا کریں اور آئندہ بھی کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میر صاحب کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے بچوں کا خود متکفل ہو۔ آمین۔

(اس موقعہ پر حاضرین نے تعمیر دارالشیوخ کی تجویز سے اتفاق کیا۔

(الفضل ۱۹- مارچ ۱۹۴۴ء)

حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

ہر ایک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے۔ جو شخص تقویٰ کی جڑ تو نہیں رکھتا لیکن بظاہر ہزار قسم کی نیکیاں بجالاتا ہے۔ اسے فائدہ ہی کیا۔ کیونکہ اس سے وہ شاخیں نہیں پھوٹ سکتیں جو خدائے رحمان تک پہنچتی ہیں۔ نہ وہ پھل لگ سکتے ہیں جو پھل کہ دوسری صورت میں ان شاخوں کو لگا کرتے ہیں اور روحانی سیری کا موجب بنتے ہیں۔ اس مضمون کو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے (-) ایک دوسری جگہ یوں بیان فرمایا ہے کہ "حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتا ہے۔ (آئینہ کمالات.....) ہر وہ پاک اعتقاد یا عمل صالح جو نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا نہیں وہ رد ہونے کے قابل ہے اور رد کر دیا جاتا ہے لیکن جب انسان کا قول اور فعل تقویٰ کے نور کے ہالہ میں لپٹا ہوا ہو تو اللہ تعالیٰ کو وہ بڑا ہی پیارا اور محبوب ہوتا ہے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کی تشریح بھی کی ہے آپ ہی کے الفاظ میں اس مضمون سے متعلق ایک چھوٹا سا اقتباس میں نے لیا ہے۔ جو یہاں بیان کرتا ہوں آئینہ کمالات --- میں ہی آپ فرماتے ہیں۔

"اللہ جلّ شانہٗ فرماتا ہے (-) اے ایمان والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ (ایک فرقان تمہیں عطا کرے گا) وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی راہوں پر چلو گے یعنی وہ نور تمہارے افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آ جائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہو گا اور تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہو گا اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہو گا اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہو گا اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہیں نورانی ہو جائیں گی غرض جتنی تمہاری راہیں تمہارے قویٰ کی راہیں تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے۔"

(از خطبہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء)

بد ظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلادیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

نائیجریا- احتجاجی مہم کی دھمکیاں

نائیجریا کی پولیس نے خود کو ملک کا صدر قرار دینے کے دعویدار زیر حراست مسٹر مشہود ابیولا سے پوچھ گچھ شروع کر دی ہے۔ دوسری طرف جمہوریت کے حامی گروپوں نے ہڑتالوں اور احتجاجی مظاہروں کی دھمکی دے دی ہے۔ ان کا مطالبہ ہے کہ فوجی حکومت مسٹر ابیولا کو فوری طور پر رہا کردے۔

کروڑپتی صنعتکار مسٹر ابیولا کے بارے میں عام خیال یہی ہے کہ وہ ایک سال قبل ہونے والا صدارتی الیکشن جیت چکے تھے کہ فوجی حکومت نے الیکشن کو کالعدم قرار دے دیا۔ ان کو ہفتہ بھر قبل گرفتار کیا گیا اور پولیس یہ نہیں بتارہی کہ ان کو کہاں رکھا گیا ہے۔ پولیس کے ڈی آئی جی نے صرف یہ بتایا ہے کہ ان سے پوچھ گچھ کی جارہی ہے۔

جمہوریت نواز حلقوں نے دھمکی دی ہے کہ اگر مسٹر ابیولا کی رہائی کا مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا تو وہ گلیوں کو احتجاجی مظاہروں سے بھر دیں گے۔ انسانی حقوق کی تنظیم نے بھی عوام پر زور دیا ہے کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں اور احتجاجی مظاہرے کریں اور سول نافرمانی اور ہڑتالیں کریں۔

تحریک جمہوریت جس کو اس کے نام کے مخفف سی ڈی سے یاد کیا جاتا ہے' قریبا ایک درجن گروپوں کا مجموعہ ہے۔ اس تحریک نے گزشتہ سال ایک کامیاب تحریک چلا کر سابق فوجی سربراہ ابراھیم بابن گیڈا کو (جنہوں نے الیکشن کالعدم قرار دیا تھا) اقتدار چھوڑنے پر مجبور کردیا تھا۔ تاہم موجودہ فوجی سربراہ جنرل سانی اباچا کے خلاف اس قسم کے احتجاجی مظاھرے ناکام رہے ہیں۔

تحریک جمہوریت' سی ڈی' نے کہا ہے کہ ابیولا کی گرفتاری اشتعال انگیز ہے اور یہ نائیجریا کے عوام کو یہ تلقین کررہی ہے کہ وہ فوجی حکومت کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کی خاطر اٹھ کھڑے ہوں۔ امریکہ اور برطانیہ دونوں ممالک نے مسٹر ابیولا کی گرفتاری کی مذمت کی ہے۔ لاگوس میں امریکی سفارت خانے کی طرف سے جاری شدہ بیان میں کہا گیا ہے کہ ابیولا کی گرفتاری نے نائیجریا کی فوجی حکومت کے اس ادعا کے بارے میں سنگین شکوک و شبہات پیدا کر دیئے ہیں کہ وہ جمہوریت کو بحال کریں گے۔

مسٹر ابیولا کو اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب انہوں نے خود کو صدر قرار دینے کے اعلان کے ۱۱ دن بعد پہلی پبلک میٹنگ سے خطاب کیا تھا۔ مسٹر ابیولا نے بتایا کہ ان کو غداری کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے کوئی غداری نہیں کی۔ یہ کام تو انہوں نے کیا ہے جنہوں نے میری گرفتاری کے لئے پولیس کو میرے گھر بھیجا۔ یہ بات انہوں نے اپنے موبائل ٹیلی فون پر ایک پولیس سٹیشن سے باتیں کرتے ہوئے بتائی۔

اسرائیل / شام سے امن کی کوششیں

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر یزک رابن نے شام کے ساتھ امن کی کوشش میں اپنے اقتدار کی دوسری سالگرہ کے موقع پر ایک نیا محاذ کھولا ہے۔ لیکن انہوں نے کم از کم چند گولان پہاڑیاں واپس دینے کی پیشکش کے ساتھ یہ بھی کہا ہے کہ اگر اس پیشکش کو قبول نہ کیا گیا تو متبادل صرف جنگ رہ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہم شام کے ساتھ امن قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لئے ہم اپنے علاقوں کے بارے میں بعض تکلیف دہ رعائتیں شام کو دینے کو تیار ہیں۔ انہوں نے اپنے ملک کے ریڈیو پر اعلان کیا کہ اگر علاقوں کے بارے میں سمجھوتہ نہ ہوا تو ۳'۵ یا ۸ سال تک شام سے جنگ چھڑ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ خلیج کی جنگ کے دوران ہمیں جو تکالیف پہنچیں وہ ان تکالیف کے مقابلے میں جن کا ہم شام سے جنگ میں انتظار کر رہے ہیں' محض بچگانہ باتیں لگتی ہیں۔

مسٹر رابن ۱۹۹۲ء میں اقتدار میں آئے تھے۔ ان کا اقتدار میں آنا اس نعرے کا مرہون منت تھا کہ وہ عربوں سے امن قائم کریں گے چنانچہ انہوں نے کامیابی سے پی ایل او کے فلسطینیوں اور اردن سے امن سمجھوتے کر لئے ہیں۔ تاہم شام سے ان کی بات چیت چند ماہ سے تعطل کا شکار ہے اور دونوں اطراف ایک دوسرے کی منتظر ہیں کہ کون ابتدا کرتا ہے۔

شام کا مطالبہ ہے کہ مذاکرات سے پہلے اسرائیل یہ تسلیم کرلے کہ وہ ۱۹۶۷ء میں قبضہ کئے گئے فوجی اہمیت کے علاقوں کو کلی طور پر خالی کردے گا۔ جب کہ اسرائیل یہ چاہتا ہے کہ فوجی اہمیت کے علاقے خالی کرنے کی تفاصیل بیان کرنے سے پہلے شام مکمل طور پر امن قائم کرنے کی یقین دہانی کرائے۔ دمشق کو اس بات پر بھی غصہ ہے کہ اسرائیل پی ایل او اور اردن سے الگ الگ بات چیت کرکے علاقے پر بالادستی حاصل کر رہا ہے۔

شام کے ایک اعلیٰ افسر نے کہا کہ ہم نامکمل سمجھوتوں کو مسترد کرتے ہیں یہ سمجھوتے مشرق وسطیٰ میں ایک جامع اور منصفانہ امن سمجھوتے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔ یہ امن سمجھوتہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں (امن کے بدلے میں زمین) کے تحت اور میڈرڈ میں طے کئے گئے مقاصد کو حاصل کرنے کیلئے تکمیل پانا چاہیئے۔

امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر گزشتہ اگست سے شام اور اسرائیل کے درمیان اس امن سمجھوتے کی بات چیت کی تکمیل کے لئے آجارہے ہیں اس سلسلے میں ان کا آخری دورہ اپریل مئی میں تھا۔ اب ان کا خیال ہے کہ گرمیوں کے موسم کے اختتام سے پہلے پہلے وہ ایک بار پھر مشرق وسطیٰ کا دورہ کریں گے۔ امریکہ کے صدر مسٹر بل کلنٹن کا کہنا ہے کہ شام اور اسرائیل کے درمیان امن کا قیام امریکہ کی ایک بہت اہم ترجیح ہے۔

بھارتی پنجاب / سکھ

جس وقت بھارتی پنجاب کی پولیس کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر کے پی ایس گل لندن میں بھارتی ہائی کمیشن کے اندر بعض منتخب صحافیوں کے سامنے مشرقی پنجاب میں اپنی کامیابیوں کا تذکرہ کررہے تھے اس وقت ہائی کمیشن کے باہر سکھوں کا ایک گروپ بھارت اور خود مسٹر گل کی زیادتیوں کے خلاف نعرہ بازی کر رہا تھا۔ انہوں نے مسٹر گل کو "پنجاب کا قصاب" قرار دیا۔ احتجاج کرنے والوں نے کہا کہ بھارتی پنجاب میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں کی جارہی ہیں اس میں تشدد' عدالتی فیصلے کے بغیر قتل اور لوگوں کو غائب کردینا بھی شامل ہے۔

مظاہرین نے بینرز اٹھائے ہوئے تھے اور وہ پنجاب میں پولیس کے ذریعے قتل عام کو روکنے کا مطالبہ کررہے تھے۔ وہ ہائی کمشن کی عمارت کے باہر کئی گھنٹے پرامن مظاہرہ کرتے رہے۔ انہوں نے خالصتان کی حمایت اور بھارتی حکومت کی مخالفت میں نعرے لگائے۔ انہوں نے صحافیوں کو پمفلٹ دیئے اور ان سے درخواست کی کہ وہ مسٹر گل سے ان کی منتخب افراد کی نسل کشی کی پالیسی کے بارے میں سوال کریں۔ مظاہرین کا کہنا تھا کہ ان کی یہ پالیسی بڑی خاموشی سے جاری ہے۔

ایمنسٹی انٹرنیشنل کے نمائندگان نے بھی اس موقع پر احتجاج کیا اور بتایا کہ ہر سال سیاسی قیدیوں میں سے ایک بڑی تعداد قید کے دوران غائب ہو جاتی ہے۔ یہ سیاسی قیدی بھارتی پنجاب کی جیلوں میں قید ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق پنجاب میں بدامنی کرنے کے جرم میں ۱۴ ہزار ۵۵۷ افراد جیلوں میں قید ہیں لیکن غیر سرکاری ذرائع بتاتے ہیں کہ ان کے علاوہ سینکڑوں ہزاروں افراد ایسے بھی ہیں جن کو بغیر مقدمہ چلائے نظربند کیا گیا ہے۔

عرب لیڈر بیت المقدس جاسکیں گے

اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر رابن نے پہلی بار یہ بات کہی ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین کے سربراہ مسٹر یاسر عرفات کو اس بات کی اجازت ہوگی کہ وہ بیت المقدس جائیں اور وہاں جاکر مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کرسکیں۔ یاد رہے کہ ابھی چند ہفتے قبل اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا تھا کہ مسٹر یاسر عرفات چند سال میں القدس جا سکیں گے جب کہ وہاں پر ان کی آمد سے کوئی خطرات وابستہ نہ ہوں۔ مسٹر یاسر عرفات نے اس سے قبل کہا تھا کہ وہ بیت المقدس جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مسٹر رابن نے کہا کہ مسٹر عرفات کسی بھی دوسرے مسلمان کی طرح بیت المقدس جانے کا حق رکھتے ہیں۔ اور اگر وہ وہاں عبادت کرنا چاہیں تو یہ بھی ان کا حق ہے۔ تاہم ان کی آمد کے وقت کے بارے میں انتظامات کرنے ہونگے تاہم اصولی طور پر ان کا جواب ہاں میں ہے۔ اسرائیل کے دائیں بازو کے انتہا پسندوں نے کہا ہے کہ اگر مسٹر عرفات آئے تو وہ ان کے خلاف بڑے بڑے مظاہرے کریں گے۔ بیت المقدس کو اسرائیل والے اپنا ازلی ابدی دارالحکومت قرار دیتے ہیں جب کہ اہل فلسطین اسے اپنا مستقبل کا دارالحکومت قرار دیتے ہیں۔

اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر رابن نے کہا کہ اصولی طور پر تمام مسلمانوں کو القدس آنے کی اجازت ہے۔ اگر لیبیا کے لیڈر معمر قذافی بھی چاہیں کہ وہ یہاں آئیں تو میں اسے ایک مثبت تبدیلی کہوں گا۔ اسی طرح سے سعودی عرب کے شاہ فہد بھی یہاں آنا چاہیں اور آکر نماز ادا کرنا چاہیں تو ان کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ تاہم القدس کے میئر ایہود اولمرٹ نے وزیر اعظم کے اس بیان کو فوری طور پر مسترد کردیا۔ مسٹر اولمرٹ کا تعلق اسرائیل کی لیکوڈ پارٹی سے ہے جو فلسطینیوں کے خلاف انتہا پسندانہ جذبات رکھتی ہے مسٹر اولمرٹ نے کہا مسٹر یاسر عرفات کی آمد سے امن عامہ کے سنگین مسائل پیدا ہونگے۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ دیں

(مینیجر)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالرحمان شاکر صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کی طبیعت ضعف اور اعصابی گھبراہٹ سے وقتاً فوقتاً خراب رہتی ہے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب ہائیڈل برگ جرمنی میں عرصہ ۴-۵ ماہ سے پٹھوں کے کھچاؤ کے باعث سخت بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔

○ مکرم صوبیدار عبدالرحیم صاحب سکنہ داتہ مانسہرہ سابق صدر جماعت احمدیہ داتہ عرصہ ۱۵ سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم عبدالرحمان صاحب جگر کی بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔ حالت زیادہ خراب ہے۔ احباب سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء عطا فرمائے۔

تقاریب نکاح و رخصتانہ

○ مورخہ ۳۰- مئی ۱۹۹۴ء کو واہ کینٹ میں مربی سلسلہ مکرم اصغر علی بھٹی صاحب نے مکرم شاکر رحیم صاحب ابن صوبیدار عبدالرحیم صاحب ساکن داتہ تحصیل و ضلع مانسہرہ کا نکاح بمراہ محترمہ بدر منیر صاحبہ بنت مرزا یاسین بیگ صاحب سے بعوض حق مہر -/۳۰۰۰۰ روپے پڑھا۔ اسی دن تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔

○ ۴- جون ۹۴ء کو مکرم مرزا لقمان بیگ صاحب ابن مکرم مرزا یاسین بیگ صاحب سکنہ واہ کینٹ کا نکاح بمراہ محترمہ سمیعہ انجم صاحبہ بنت مکرم صوبیدار عبدالرحیم صاحب سکنہ داتہ تحصیل و ضلع مانسہرہ کے ساتھ واہ کینٹ بیت الحمد میں مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ واہ کینٹ نے بعوض -/۳۰۰۰۰ روپے حق مہر پر پڑھا۔ ۲۲- جون کو دعا کے ساتھ تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتے جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ حشمت بی بی صاحبہ بابت ترکہ مکرم مہرالدین صاحب)

محترمہ حشمت بی بی صاحبہ کوارٹر نمبر ۳ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم مہرالدین ساکن مکان نمبر ۷/۳۳ دارالرحمت غربی ربوہ، بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہذا قطعہ نمبر ۷/۳۷ دارالرحمت غربی ربوہ میں سے ان کا حصہ دس مرلے بصورت ذیل ان کے دو ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو بقول ان کے اس انتقال پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

۱- مکرم محمد ابراہیم صاحب (بیٹا) ۵ مرلے
۲- مکرم جمیل احمد صاحب طاہر ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب (پوتا) ۵ مرلے

دیگر ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- محترمہ حشمت بی بی صاحبہ (بیوہ)
۲- مکرم ثریا بیگم صاحبہ (بیٹی)
۳- مکرم صفیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۴- مکرم رضیہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۵- مکرم رفیعہ بیگم صاحبہ (بیٹی)

مکرم محمد اسماعیل صاحب (وفات یافتہ) ابن مکرم مہرالدین صاحب کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ (بہو)
۲- مکرم آفتاب منیر صاحب (پوتا)
۲- مکرم جمیل احمد صاحب طاہر (پوتا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

ضروری اعلان

○ قواعد وصیت کا قاعدہ نمبر ۵۲ تبدیل ہو گیا ہے۔ تبدیل شدہ قاعدہ کے مطابق ایسے موصی صاحبان/ موصیات جو اپنی جائیداد کا حصہ جائیداد ادا کر کے سرٹیفکیٹ لے چکے ہیں ان کو بھی اپنی جائیداد کی آمد سے حصہ آمد بشرح ۱/۱۶ ادا کرنا لازمی ہو گا۔ (آمد از کرایہ مکان، دوکان، زرعی زمین وغیرہ) ترمیم شدہ قائدہ نمبر ۵۲ یہ ہے۔

"جس جائیداد کا حصہ جائیداد سو فیصدی ادا کر دیا گیا ہو اس پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی رہے گی"۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

تبدیلی نام

○ خاکسارہ کا نام پہلے صادقہ بیگم تھا اب تبدیل کر کے صادقہ اختر رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے صادقہ بیگم کی بجائے صادقہ اختر کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

صادقہ اختر بنت شیخ فضل قادر
اہلیہ مکرم بشیر الحق صاحب
مکان نمبر ۹۲ گلی نمبر ۴۳ ڈوگر محلہ
صدر بازار لاہور

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

۱- جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار، دین کا شوق رکھنے والے مخلص نوجوان جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہو اور وہ وقف اولاد کی تحریک میں شامل ہیں یا اب وقف کرنا چاہتے ہیں اور اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھتے ہیں وہ مقامی جماعت کے امیر صاحب/ صدر صاحب کی وساطت سے درخواست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں تاکہ انٹرویو سے پہلے ضروری کارروائی مکمل کی جاسکے۔ درخواست پر والد/ سرپرست کے دستخط بھی ضروری ہیں۔

۲- قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

۳- جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہو گا۔ انٹرویو کے لئے معین تاریخ کا اعلان عنقریب روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن (۴۵ فیصد نمبر) ہو اور عمر سترہ (۱۷) سال سے زائد نہ ہو۔

نوٹ۔ اگر دفتر وکالت دیوان سے پہلے خط و کتابت ہے تو اس کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

انگریزی سیکھیے

○ انگریزی سیکھنے کا سہل اور آزمودہ آڈیو/ ویڈیو بی بی سی انگلش لینگوایج کورس "فالومی" "FOLLOW ME" روزانہ شام ۳۵-۷ بجے پی ٹی وی ٹو پر نشر ہوا کرے گا۔ آپ گھر بیٹھے اس پروگرام سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔

کورس کی کتاب اور کیسٹ بک سٹال سے یا "تنفا انٹرپرائزز" "Tanfah Enterprises" کراچی سے خرید سکتے ہیں۔ ان کا مکمل پتہ درج ذیل ہے۔

تنفا انٹرپرائزز
۵۵۱ یونی ٹاور آئی آئی چندریگر روڈ
کراچی ۷۴۲۰۰
فون نمبر 2415577 - 2415798
فیکس نمبر 5870532 (021)

(روزنامہ جنگ ۱۸- جون ۹۴ء ص ۲)

مرسلہ- ناظم امور طلبہ
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

مخیر احباب سے گزارش

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ سے غریب اور نادار مریض اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ طبی سہولتوں سے بکثرت استفادہ کر رہے ہیں۔ ان مریضوں کو مفت ادویات کے علاوہ لیبارٹری ایکسرے اور ای سی جی کی سہولیات کے ساتھ اپریشن کی سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔ ان پر اٹھنے والے کثیر اخراجات کو صدر انجمن احمدیہ کے علاوہ احباب جماعت کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں مزید حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔

ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ

بقیہ صفحہ ۱

کس پر عمل در آمد کرتے ہیں کیا فرمانبرداری کی راہ ہے یا نفس پرستی کی۔

عام (ایمان لانے والوں) اور عام غیر مذہب کے لوگوں کو دیکھو کہ اگر وہ جھوٹ بولتے ہیں تو کیا (صاحب ایمان) ہو کر ایک (ایمان لانے والا) جھوٹ سے محفوظ ہے۔ غیر مذہب والے اگر نفس پرستیاں اور شہوت پرستیاں کرتے ہیں تو کیا (ایمان لانے والوں) میں ایسے کام نہیں کرتے؟ اگر ان میں باہم تباغض اور تحاسد ہے تو کیا ہم میں نہیں؟ اگر ان حالات میں ہم ان ہی کے مشابہ ہیں اور کوئی فرق اور امتیاز ہم میں اور ان میں نہیں ہے تو بڑی خطرناک بات ہے۔ فکر کرو۔

(از خطبہ ۱۷- مئی ۱۹۰۱ء)

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون: ۵۵۰، ۶۴۳

ہومیو پیتھی کی ضرورت اور فہم اب عام ہے
لہذا آپ کو گھریلو ڈسپنسری کی ضرورت ہے
ایک بڑی کتاب کے سائز کا بکس جسمیں ایکونائٹ، بیلاڈونا، آرسینک، سلفر اور پلسٹلا وغیرہ جیسی 48 اہم ادویات کے علاوہ بخار زکام، پیٹ کی خرابی اور سردرد وغیرہ کیلئے تیار نسخے بھی موجود ہیں قیمت -/۵۰۰ + ڈاک خرچ
نیز اضافی قیمت کے ساتھ ڈاکٹر عابد حسین صاحب کی انتہائی اہم اور آسان کتاب ہومیو گائیڈ اور میٹریا میڈیکا بھی ساتھ منگوائی جاسکتی ہیں۔
فون: 04524-771، 04524-211283
فیکس: 04524-212299
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) گولبازار ربوہ

خبریں

ربوہ : 29- جون-1994ء
گرمی اور حبس کا سلسلہ جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 41 درجے سنٹی گریڈ

○ کشمیریوں پر ڈھائے گئے بھارتی مظالم کے خلاف پارلیمنٹ میں مذمت کی قرارداد منظور کر لی گئی۔ نوابزادہ نصراللہ خان کی سربراہی میں پارلیمنٹ کی خصوصی کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے اراکین کی نامزدگی قومی اسمبلی کے سپیکر چیئرمین سینٹ کے مشورے سے کریں گے۔ اس قرارداد میں بھارت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مقبوضہ کشمیر میں ظلم اور جبر فوری طور پر بند کر دے اور اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل در آمد کرتے ہوئے آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کرائی جائے۔ قرارداد میں کنٹرول لائن پر بھارتی فوجوں کی فائرنگ پر بھی تشویش ظاہر کی گئی جس کے نتیجے میں عام شہری جاں بحق ہوئے اور اقوام متحدہ کے اہلکار بھی زخمی ہو گئے۔ قرارداد میں کشمیریوں کی ہر طرح کی سفارتی' اخلاقی اور سیاسی مدد کا یقین دلایا گیا ہے اور کشمیر کی تحریک آزادی کی بھرپور حمایت کی گئی ہے۔

○ کشمیر پر بلائے گئے پارلیمنٹ کے اجلاس میں بھی ہنگامہ ہو گیا۔ اپوزیشن نے وزیر خارجہ کی تقریر سننے سے انکار کر دیا اور لوٹا لوٹا اور نو نو کے نعرے لگائے گئے۔ پوری دنیا اور بالخصوص بھارت کو مسئلہ کشمیر پر اتفاق رائے سے آگاہ کرنے کے لئے طلب کیا گیا اجلاس باہمی انتشار کا شکار ہو گیا۔ شور اس قدر تھا کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ اپوزیشن کا موقف تھا کہ کشمیر پر مکمل بحث کی جائے۔ حکومت کا موقف تھا کہ پھر کسی وقت مکمل بحث ہو گی۔

○ وزیر خارجہ مسٹر آصف احمد علی کشمیر کے مسئلے پر پالیسی بیان دینے کے لئے دس مرتبہ اٹھے مگر بیان نہ دے سکے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کشمیر کے مسئلے پر پارلیمنٹ کے اجلاس میں ہنگامہ آرائی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے کشمیر کے مسئلے پر ناروا عجلت اور اکثریت کے بل پر اپوزیشن کو بلڈوز کرنے کی جو کارروائی کی ہے اس سے کشمیر کے مسئلے پر حکومت اور اپوزیشن کے درمیان اتفاق رائے کا تاریخی موقعہ کھو دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیریوں کی محض اخلاقی سیاسی اور سفارتی امداد سے کام نہیں چلے گا اب مادی مدد بھی کرنی ہو گی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بجٹ کے بعد کی تلخ صورت حال سے توجہ ہٹانے کے لئے مشترکہ اجلاس بلایا گیا۔ اس کی آڑ میں حکومت صدر کی بدعنوانیوں سے توجہ ہٹانا چاہتی ہے اس کے سوا اس کے پاس اور کوئی دوسرا مقصد نہیں ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ وہ کشمیر' ایٹمی پروگرام' مہنگائی اور صدر کی بدعنوانیاں زیر بحث لانے کے لئے قومی اسمبلی کا اجلاس بلانے کی ریکوزیشن پیش کریں گے۔

○ پارلیمنٹ میں اپوزیشن کی شدید ہنگامہ آرائی کے دوران ایک مرحلے پر سپیکر نے کہا کہ یہ رویہ جاری رہا تو میں اجلاس ملتوی کر دوں گا۔

○ پاکستان مسلم لیگ اور اس کی اتحادی سیاسی پارٹیوں نے ایک اجلاس میں کہا ہے کہ اپوزیشن کشمیر پر کسی بھی قرارداد' اقدام اور پالیسی کی غیر مشروط حمایت کرتی رہے گی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ وزیر خارجہ نے اپوزیشن کو ایوان میں گالیاں دے کر ثابت کر دیا ہے کہ وہ اس منصب پر فائز رہنے کے قابل نہیں۔

○ وزیر خارجہ سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ کشمیریوں کی فوجی امداد ناممکن ہے اگر اپوزیشن لیڈر کی بات مان لی جائے تو تباہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مسئلہ کشمیر پر تفصیلی بحث اور بھارت سے بھی بامعنی بات چیت کے لئے تیار ہے بشرطیکہ بھارت مناسب ماحول پیدا کرے یہ مسئلہ اب بین الاقوامی بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسئلہ کشمیر کو جنرل اسمبلی سمیت دیگر بین الاقوامی فورمز پر اٹھایا جائے گا اس کا فیصلہ کشمیر کمیٹی کرے گی۔ انہوں نے کہا پارلیمنٹ میں جو کچھ ہوا ہے وہ جمہوریت کے لئے سیاہ دن ہے۔ اپوزیشن نے کشمیر پالیسی سے آگاہی کرنے کا خود ہی مطالبہ کیا پالیسی بیان دینے لگا تو ہنگامہ کر دیا۔ اسے اپنے رویے پر قوم کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔

○ ایڈووکیٹ جنرل پنجاب نے لاہور ہائی کورٹ کو بتایا ہے کہ نواز شریف نے ایک سکول کے ۵ اور کھیلوں کے میدان کے ۶ پلاٹ الاٹ کئے اور حکومت کو اس سے اڑھائی کروڑ روپے کا نقصان ہوا۔

○ نواز شریف نے وٹو دور کے پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے خلاف درخواست دائر کر دی ہے۔ سابق وزیر اعظم کے طرف سے یہ درخواست ان کے خلاف مقدمے کی سماعت کے دوران دی گئی۔ نواز شریف کے دستخط نہ ہونے کے باوجود عدالت عالیہ نے درخواست منظور کر لی۔

○ صدر مملکت فاروق احمد لغاری نے کہا ہے کہ مہران بینک کو بچانے کا کام سرتاج عزیز اور نواز شریف نے شروع کیا تھا میں بھی یہی کرنا چاہتا تھا۔ یونس حبیب کبھی میرا دوست نہیں رہا۔ اپنے بینک کو بچانے کے لئے اس نے چار پانچ مرتبہ مجھ سے ملاقات کی۔ میں نے سیاست میں کبھی کسی کی غیر قانونی مدد نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یونس حبیب اور دیگر ۲۰ خریداروں سے کہہ رکھا تھا کہ میری زمین کے لئے خریدار دیکھیں مجھے خریداروں سے نہیں زمین کی قیمت سے دلچسپی تھی۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ تاجروں کی ہڑتال پر عوام کی طرف سے کسی گرمجوشی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا۔ کاروباری افراد کے لئے لمبے عرصے کی ہڑتال مشکل کام ہے۔ عوام کو سیلز ٹیکس کے بارے زیادہ علم نہیں۔ تاہم بی بی سی کے خیال میں ہڑتال کافی حد تک کامیاب رہی۔ تاجروں نے وزیر خزانہ کی جو دعوت قبول کی ہے اس سے ان کے مطالبات میں لچک محسوس ہوتی ہے۔

○ پنجاب کابینہ نے کہا ہے کہ لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی پر سختی سے عمل در آمد کرایا جائے گا۔

بقیہ صفحہ ۱

کروائی۔ آپ مکرم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب کی والدہ تھیں وفات کے وقت موصوفہ کی عمر تقریباً ۵۰ سال تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ہومیو پیتھک کلینک
ہومیو فزیشن: لیڈی ڈاکٹر خدیجہ بیگم D.H.M.S R.M.P
انیس مارکیٹ نزد اقصیٰ روڈ ریلوے پھاٹک ربوہ
لیکوریا، گیس، ہائی بلڈ پریشر، گردہ و مثانہ کی پتھری ورسولیوں، تمام زنانہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے
خدمت کا موقع دیں اور آزما کر دیکھئے

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ——— مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون ۳۳۱۳۳

میڈیکل اینڈ سکن کلینک
کا دوبارہ اجراء
جہاں ڈاکٹر مبین الحق خان فزیشن و ماہر امراضِ جلد مریضوں کا معائنہ کریں گے۔
مقام۔ گولبازار ربوہ
اوقات کلینک۔ صبح ۸ تا ۱۲ بجے
شام ۵ تا ۸ بجے

سائنس کی حیرت انگیز ایجادات
اونچا سننے والوں کیلئے
● اونچا سننے والے عام انسانوں کی طرح ٹیلیفون سن سکتے ہیں۔
● اونچا سننے والوں کیلئے الارم کلاک
● VIBRATING PAD کے ساتھ بھی۔
نیز آلۂ سماعت۔ سماعتی تشخیص۔ آلہ سماعت کی مرمت۔ ائیر مولڈ اور سپیچ تھراپی
رابطہ: RCHI-2-46-H بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور فون 850964 851567

خود مل کر تشخیص و مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے فرزند
حکیم عبدالحمید اعوان کا
ماہانہ پروگرام
● ۵ تا ۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد ٹیلر بکس اقصیٰ چوک ربوہ فون: ۹۰۶
● ۱۰ تا ۱۲ تاریخ
سیکٹر آئی ۲/۸ گلی ۳۲ اسلام آباد
● ۱۵ تا ۱۶ تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ
● ۲۱ تا ۲۳ تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد ۳ کراچی فون: ۵۴۸۱۶۹ PP
● ۲۵ تا ۲۷ تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۴۴ - ۵۱ PP
باقی دنوں میں
مشہور دواخانہ نزد پٹی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہو سکتا ہے
گوجرانوالہ فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

پتہ